سلام

اے نہر ترے ساحل پر کیوں یہ بحرِ بلا طوفانی ہے
پیاسے ہیں اہلبیتِ نبیؐ اور ظرف میں تیرے پانی ہے

اے شبیرؑ ابنِ عقدہ کشا اے راہروِ تسلیم و رضا
اللہ یہ شانِ حملِ بلا، ہر دشواری آسانی ہے

ہیں دشتِ ستم میں تشنہ جگر، مہماں سلطانِ جن و بشر
دعوت کو ہیں تیغ و تیر و تبر، کیا سامانِ مہمانی ہے

کیا قہر ہے اے فوجِ اظلم، پھونکے جاتے ہیں خیامِ حرم
یہ وہ ہیں کہ جن کے در پر خم افلاک کی بھی پیشانی ہے

یوں ہوتے ہیں راہِ حق میں فدا جب دین پہ وقت آجائے بُرا
واللہ کہ دشتِ کرب و بلا اک درس گہ قربانی ہے

اے چرخ یہ کیسی بوالعجبی، یہ گرمی اور یہ تشنہ لبی
بے آب فقط ہیں آلِ نبیؑ، سب دنیا ہے اور پانی ہے

پسپا ہے سپاہِ اہل جفا، اب نہر ہے اور قبضہ تیرا
عباسؑ اے شیرِ شیرِ خدا لاریب تو حیدرِؑ ثانی ہے

فوجوں کو بھگا دے دور تلک اک پیاسا تنہا زیرِ فلک
حیرت میں ہیں جس سے جن و ملک یہ معجزۂ انسانی ہے

تو واقفِ حال اے مولا ہے تفصیل کی حاجت ہی کیا ہے
یہ دل کشکولِ تمنا ہے یہ تیرا بھکاری ماتیؔ ہے

سلام

مدحِ شہ کا گلشن ہے اور آشیاں اپنا
نغمہ مستقل اپنا باغ بے خزاں اپنا

عزم مدح پیری میں کیوں نہ ہو جواں اپنا
شاہ نے بنایا ہے مجھ کو مدح خواں اپنا

سنگِ در پہ آقا کے ثبت کر نشاں اپنا
اے جبیں بنا ہی لے ان کا آستاں اپنا

سجدے ہوتے ہیں لیکن برمحل نہیں ہوتے
یا حسینؑ سجدوں میں لکھ دو آستاں اپنا

آستانِ حیدرؑ سے پست ہر بلندی ہے
ہاں بلند رکھا ہے حق نے آستاں اپنا

کیا اُڑائے سر پر خاک بندۂ شہِ لولاک
کر رہے ہیں کیوں افلاک ظلم رائیگاں اپنا

میرا جوشِ مدحِ شہ اور کوئی کیا سمجھے
بندۂ مودّت ہوں حق ہے رازداں اپنا

حشر ہوگا محشر میں اے شفیعۂ محشر
جب اثر دکھائے گی آپ کی فغاں اپنا

وصفِ شہ میں قدسی بھی ہمنوا رہے میرے
بلکہ تجھ کو بھی یا رب پایا ہمزباں اپنا

ہو چکی ہیں مستحکم عشقِ شہ کی بنیادیں
دل میں گھر بنالے اب عمرِ جادواں اپنا

ہے یہ عالمِ فانی اک طلسمِ نادانی
کچھ خبر نہیں ماتیؔ ہے وطن کہاں اپنا